اس فائل کو پڑھنے سے پہلے اس مقدمے کا مطالعہ لازمی کریں اس کے بعد تمام حوالہ جات کا مطالعہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

قارئین ذی وقار!

نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلابات کئی خصوصیات کے حامل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹی ہوئی انسانیت کو ایک جسم کی مانند کر دیا اور رحمت والے جھنڈے کے نیچے سب کو اکٹھا فرما دیا۔ جو لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے وہ ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے لگے قرآن مقدس نے بھی اس بات پر کافی زور دیا ہے کہ اُمت مسلمہ کا اتفاق واتحاد ہونا چاہیے اور اُمت مسلمہ مل جل کر رہے۔ جیسا کہ قرآن شاہد ہے:

حکم قرآنی اور انقلاب مصطفوی کے ساتھ ساتھ وقت کے حالات بھی یہی چاہتے ہیں کہ اُمت مسلمہ میں اتحاد واتفاق ہو، اور یہ اُمت مسلمہ کفر کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے۔

مگر افسوس کہ غیر مسلم لوگوں کے ہاتھوں ایجنٹ بن کر کام کرنے والے کبھی ان باتوں کا خیال کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

ہمیں اس وقت بریلوی حضرات کے متعلق کچھ لکھنا ہے اور ہم نہایت دیانتداری سے چند باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اُمت مسلمہ کا اتفاق واتحاد پھر سے قائم ہو۔ اور ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ کون اس اتحاد واتفاق کے حق میں نہیں ہے اور ہم کوششیں کریں گے کہ بریلوی حضرات کے گھر سے ہی کچھ عرض کریں۔

اور یہ ثابت کریں گے کہ اتفاق و اتحاد میں بڑی رکاوٹ یہ حضرات ہی ہیں اور انسانیت میں پھوٹ ڈالنے والے یہ خود ہی ہیں۔

جیسا کہ "سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی" کے ص 8 پر موجود ہے کہ:

مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس برس مسلسل اسی جدوجہد میں لگے رہے یہاں تک مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے۔ بریلوی اور دیوبندی۔

تو کیا جو ابتدا ہی میں اُمت مسلمہ کو ان حالات سے دوچار کرنے والے ہوں کیا ان حالات سے نکالنا پسند کریں گے نہیں اور ہرگز نہیں۔ یہ سنی اور بریلوی جھگڑا مولانا احمد رضا خان کی مہربانیوں میں سے ایک مہربانی ہے اور یہی بات ہم آگے جا کر مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی کے قلم سے بھی آپ کو دکھائیں گے کہ فاضل بریلوی کے وجہ سے گھر گھر میں جھگڑا پیدا ہوا، حالانکہ موصوف بھی بریلوی ہیں مگر بات تو سچ ہی کہہ دی۔

القصہ آیئے اور دیکھیے کہ کون اس اتفاق و اتحاد کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے؟

امابعد فقیر اویسی غفرلہ ان مخلص کلمہ گو حضرات سے اپیل کرتا ہے فقیر کے رسالہ ہذا کو غور سے پڑھنے کے بعد دو گروہوں کو ان مسائل و عقائد پر متفق ہو کر عام پرچار کرنا ہو گا۔ جن پر دونوں گروہوں کے سربراہ متفق ہیں فضلاء دیوبند کے مرکزی پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور موصوف کو بریلوی

بھی اپنا مقتدر بزرگ تسلیم کرتے ہیں کیونکہ بریلویت کی بہت سی مقتدر شخصیات کے بھی پیر و مرشد ہیں اگر ان دو گرہوں میں جو بھی حاجی صاحب کے عقائد و معمولات کے خلاف ہو اسے سمجھ لیں وہی فساد کی جڑ ہے۔

انعام اللہ فی عقائد حاجی امداد اللہ ص4، بتغییریسیر

اور یہی بات اویسی صاحب نے ص 7 پر بھی لکھی ہے اور یوں لکھتے ہیں اگر وہ (دیوبندی حاجی صاحب کا فیصلہ) نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ یہی فساد کی جڑ اور ملا فی سبیل اللہ فساد۔

معلوم ہو گیا جو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ نہ مانے بریلویوں کے اصول سے وہی فساد کی جڑ ہے چونکہ پہلے ایمانیات و عقائد کی بات ہوتی ہے اور اویسی صاحب نے بھی پہلے عقائد کی بات کی پہلے ہے اسی کو پہلے دیکھ لیتے ہیں۔

حاجی صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ کے آخر میں ص 13 پر یوں ارشاد فرماتے ہیں:

اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوص عزیزی مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری و باطنی کے ہیں ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں ہر گز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے۔

کلیات امدادیہ ص 86

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ضیاء القلوب ص 72 پر یوں ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مجھ سے عقیدت و محبت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور

مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو جو کمالات ظاہری و باطنی کے جامع ہیں۔ میری جگہ بلکہ مجھ سے بھی بلند مرتبہ سمجھے اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے جو اس کتاب میں ہیں ان کے سامنے حاصل کرے ان شاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے اور معرفت کی تمام نعمتوں اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دُنیا کو روشن کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قیامت تک ان کا فیض جاری رکھے۔

کلیات امدادیہ: ضیاء القلوب ص72،73

بریلوی حضرات سے ہمارا سوال ہے کہ تم ان فیصلوں کو ماننے کے لیے تیار ہو؟ بریلوی کبھی بھی اس پیالے کو اپنے منہ سے لگانے کے لیے تیار نہیں۔ تو فساد کی جڑ بریلوی ہوئے یا ہم؟.........

بریلوی ملاؤں کی ہٹ دھرمی دیکھیے کہ ایک صاحب جو بریلویت کے بہت بڑے علامہ ہیں حیدر آباد دکن سے اس فیصلہ ہفت مسئلہ کی شرح کرنے اُٹھے جب آخر میں پہنچے جہاں وصیت لکھی تھی تو چپ سادھ لی اور یوں گوہر افشانی کی کہ:

ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا اسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا اور اس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ بہ۔

فیصلہ ہفت مسئلہ توضیحات و تشریحات ص311

یعنی وصیت کو ہاتھ لگاتے ہیں تو فتنہ جاگ جائے گا اور اسے نہ جگانا بہتر ہے

واہ بریلویوں واہ حاجی صاحب کی وصیت جس میں قطب الارشاد حضرت گنگوہی کی تعریف و توثیق تھی جو ہم نقل کر آئے ہیں اس وصیت کا ہاتھ لگانا فتنہ سمجھتے ہو۔ تو فسادی تم ہی ہوئے نہ کہ ہم:

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

ہو سکتا ہے کہ کسی کے جی میں آئے کہ اکابر دیوبند کو تو سعودیہ کے علماء نے کافر کہا ہے اس کا تفصیلی جواب تو آگے آئے گا۔ اختصار سے ہم کچھ یہاں بھی عرض کر دیتے ہیں کہ ان میں سے کئی حضرات نے اپنے فتاویٰ میں یوں لکھ دیا تھا کہ اگر یہ باتیں واقعی ان حضرات نے کہیں ہیں یا اگر یہ باتیں ان سے ثابت ہو جائیں وغیرہا اس طرح کی باتیں لکھ کر ثابت کر دیا جن کا یوں عقیدہ ہو وہ کافر ہے اور یہ بات تو ہمارے اکابر سے لے کر آج تک ہم کہتے چلے آرہے ہیں کہ یہ ہمارے عقیدے نہ تھے بلکہ ہم پر یہ فاضل بریلوی کے الزامات ہیں۔ اس بات کی وجہ اول یہ ہے کہ فاضل بریلوی کو انصاف کا تقاضا مد نظر رکھنا چاہیے تھا اور ان حضرات کی پوری پوری باتیں نقل کرتے جیسا کہ اپنی باری میں بریلوی حضرات نے یہ بات اپنے مخالفین کو کہہ دی "اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت" ص32 پر لکھا ہے کہ:

" انصاف کا تقاضا تھا کہ ہر عنوان پر وہ مولانا کی پوری عبارت نقل کرتے اور پھر اس پر رائے زنی کرتے۔ سیاق وسباق سے منقطع جملوں کو سامنے رکھ کر انہوں نے اپنے اشہب قلم کی جولانی کا مظاہرہ کیا ہے۔" انتہی

یہی بات ہم اہل السنۃ دیوبند بریلوی حضرات کو کہتے ہیں اور دوسری وجہ یہ

یہاں تک اتحاد کی بات تھی بقیہ کام جاری ہے
ان شاءاللہ تعالیٰ بہت جلد اپ کی خدمت میں
پیش کی جائے گی.....
فائل پر مکمل ویڈیو کے لئے ہمارے یو ٹیوب چینل
Molana Muhammad Abubakar
پر ملاحظہ فرمائیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حاجی صاحب جو بات کریں وہ قبول ہوگی۔؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ واریت ختم ہوسکتی ہے

امابعد! فقیر اویسی غفرلہ ان مخلص کلمہ گو حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ فقیر کے رسالہ ھذا کو غور سے پڑھنے کے بعد دو گروہوں کو ان مسائل وعقائد پر متفق ہو کر عام پر چار کرنا ہوگا جن پر دونوں گروہوں کے سربراہ متفق ہیں فضلائے دیوبند کے مرکزی پیرو مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور موصوف کو اہلسنّت بھی اپنا مقتدر بزرگ تسلیم کرتے ہیں کیونکہ اہلسنّت کی بہت سی مقتدر شخصیات کے بھی پیر و مرشد ہیں اگر ان دو گروہوں میں جو بھی حاجی صاحب کے عقائد ومعمولات کے خلاف ہوا سے سمجھ لیں وہی فساد کی جڑ ہے۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆☆☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

انعام اللّٰہ فی عقائد حاجی امداد اللّٰہ

مصنف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)

فون موبائل : 0300-8271889

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے

امابعد! فقیر اویسی غفرلہ ان مخلص کلمہ گو حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ فقیر کے رسالہ ھذا کو غور سے پڑھنے کے بعد دوگروہوں کو ان مسائل وعقائد پر متفق ہو کر عام پر چار کرنا ہوگا جن پر دونوں گروہوں کے سربراہ متفق ہیں فضلائے دیوبند کے مرکزی پیرو مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور موصوف کو اہلسنّت بھی اپنا مقتدر بزرگ تسلیم کرتے ہیں کیونکہ اہلسنّت کی بہت سی مقتدر شخصیات کے بھی پیر ومرشد ہیں اگر ان دوگروہوں میں جو بھی حاجی صاحب کے عقائد ومعمولات کے خلاف ہو اسے سمجھ لیں وہی فساد کی جڑ ہے۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆☆☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

انعام اللہ فی عقائد حاجی امداد اللہ

مصنف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)

فون موبائل : 0300-8271889

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمدُ رَّسُولُ اللّٰہ پر متحد کرنے کی کوشش

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)
فون موبائل : 0300-8271889

دیوبندی بریلوی جھگڑوں سے تنگ ہونے کی ضرورت نہیں۔ فقیر دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اوران کے خلیفہ اور دیوبندیوں کے حکیم تھانوی کی عبارات پیش کرتا ہے اگر چہ حاجی امداداللہ رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رضا بریلوی کے پیر و مرشد نہیں اور نہ ہی ان کے استاد ہیں لیکن ہم سب سنی بریلوی اقرار بلکہ کچہری میں لکھ دتے ہیں کہ ہمیں حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ منظور ہے۔ یہی فیصلہ موجود دیوبندیوں سے منظور کرائیں اگر وہ مان جائیں تو انشاء اللہ دیوبندی بریلوی جھگڑا ختم ہو جائیگا اگر وہ نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ یہی ہیں فساد کی جڑ اور ملاّئی سبیل اللہ فساد۔

انعام اللہ فی عقائد حاجی امداد اللہ

دیوبندی بریلوی جھگڑوں سے تنگ ہونے کی ضرورت نہیں۔ فقیر دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اوران کے خلیفہ اور دیوبندیوں کے حکیم تھانوی کی عبارات پیش کرتا ہے اگر چہ حاجی امداداللہ رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رضا بریلوی کے پیر و مرشد نہیں اور نہ ہی ان کے استاد ہیں لیکن ہم سب سنی بریلوی اقرار بلکہ کچہری میں لکھ دتے ہیں کہ ہمیں حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ منظور ہے۔ یہی فیصلہ موجود دیوبندیوں سے منظور کرائیں اگر وہ مان جائیں تو انشاء اللہ دیوبندی بریلوی جھگڑا ختم ہو جائیگا اگر وہ نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ یہی ہیں فساد کی جڑ اور ملاّئی سبیل اللہ فساد۔

نوٹ

حاجی امداداللہ نہ ہمارے پیر و مرشد ہیں نہ استاد ہاں اہلسنت کے بعض مشائخ کے پیر و مرشد ہیں جنکی فہرست فقیر پہلے لکھ چکا ہے انہی کی وجہ سے حاجی صاحب ہمارے لئے معزز و مکرم ہیں۔

مختصر تعارف

ہندو پاک کے مرشد کامل اور سیّد الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی علیہ رحمت ان عظیم ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے برصغیر ہند پاک میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیے۔ جس کی مثال مشکل ہے۔ اور آج برصغیر میں جو کچھ مسلمانوں میں اسلام باقی ہے وہ ان ہی کا مرہونِ منت ہے۔ آپ نے ایک طرف تو دین و مذہب اور شریعت کی شمع روشن فرمائی اور دوسری طرف جہاد بالسیف کے لئے عملاً میدان میں شریک ہوئے اور ۱۲۷۴ھ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں انگریزوں کے خلاف شاملی ضلع مظفر نگر کے محاذ پر جہاد کر کے اسلام کا علم بلند فرمایا۔

آپ کی ولادت ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ بروز دوشنبہ بمقام قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور یوپی میں ہوئی۔ لیکن آپ کا آبائی وطن تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ہے۔

نام

آپ کے والد نے امداد حسین اور تاریخی ظفر احمد رکھا اور شاہ محمد اسحاق دہلوی نواسہ

دیوبندی بریلوی جھگڑوں سے تنگ ہونے کی ضرورت نہیں۔ فقیر دیوبندیوں کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اور ان کے خلیفہ اور دیوبندیوں کے حکیم تھانوی کی عبارات پیش کرتا ہے اگر چہ حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رضا بریلوی کے پیرومرشد نہیں اور نہ ہی ان کے استاد ہیں لیکن ہم سب سنی بریلوی اقرار بلکہ کچہری میں لکھ دیتے ہیں کہ ہمیں حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ منظور ہے۔ یہی فیصلہ موجودہ دیوبندیوں سے منظور کرائیں اگر وہ مان جائیں تو انشاء اللہ دیوبندی بریلوی جھگڑا ختم ہو جائیگا اگر وہ نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ یہی ہیں فساد کی جڑ اور ملاقی سبیل اللہ فساد۔

نوٹ

حاجی امداد اللہ نہ ہمارے پیر ومرشد ہیں نہ استاد ہاں اہلسنت کے بعض مشائخ کے پیر ومرشد ہیں جنکی فہرست فقیر پہلے لکھ چکا ہے انہی کی وجہ سے حاجی صاحب ہمارے لئے معزز ومکرم ہیں۔

مختصر تعارف

ہندو پاک کے مرشد کامل اور سید الطائفہ حضرت حاجی امداللہ مہاجر مکی علیہ رحمت ان عظیم ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے برصغیر ہند پاک میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ جس کی مثال مشکل ہے۔ اور آج برصغیر میں جو کچھ مسلمانوں میں اسلام باقی ہے وہ ان ہی کا مرہونِ منت ہے۔ آپ نے ایک طرف تو دین ومذہب اور شریعت کی شمع روشن فرمائی اور دوسری طرف جہاد بالسیف کے لئے عملاً میدان میں شریک ہوئے اور ۱۲۷۴ھ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں انگریزوں کے خلاف شاملی ضلع مظفر نگر کے محاذ پر جہاد کر کے اسلام کا علم بلند فرمایا۔

آپ کی ولادت ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ بروز دوشنبہ بمقام قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور یوپی میں ہوئی۔ لیکن آپ کا آبائی وطن تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ہے۔

نام

آپ کے والد نے امداد حسین اور تاریخی ظفر احمد رکھا اور شاہ محمد اسحاق دہلوی نواسہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انعام اللہ فی عقائد حاجی امداد اللہ

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)
فون موبائل : 0300-8271889

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمدُ رَّسُولُ اللّٰہ پر متحد کرنے کی کوشش

فساد کی جڑ وہ ہے جو حاجی صاحب کی بات نہ مانے اور مولانا رشید احمد گنگوہی کی تحقیق پر عمل نہ کرے

سکین میں حاجی صاحب کے دیئے گئے القابات چیک کریں

بلکہ کچہری میں لکھ دیتے ہیں کہ ہمیں حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ منظور ہے۔ یہی فیصلہ موجودہ دیوبندیوں سے منظور کرائیں اگر وہ مان جائیں تو انشاء اللہ دیوبندی بریلوی جھگڑا ختم ہو جائیگا اگر وہ نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ یہی ہیں فساد کی جڑ اور ملاقی سبیل اللہ فساد۔

انعام اللّٰہ فی عقائد حاجی امداد اللّٰہ

وصیت اور اس تمام تحقیق کے بعد بھی فقیر کی یہ وصیت ہے کہ ظنیات میں اپنے علم و تحقیق پر وثوق نہ کریں سورۂ فاتحہ اھدنا الصراط المستقیم بہت خشوع سے پڑھا کریں اور ہر نماز کے بعد ربنا لاتزغ قلوبنا پڑھ کر دعا کیا کریں اور اپنے اوقات معاش و معاد کے ضروری کاموں میں خصوصاً تزکیۂ نفس و تصفیۂ باطن میں صرف کریں اور اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوصاً عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری اور باطنی کے ہیں اور ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے اور جو موافقین اور معتقد ہیں ان کو چاہئے کہ مولوی صاحب کی مجلس میں ایسے قصوں کا تذکرہ نہ کیا کریں اور اپنے جھگڑوں میں ان کو شریک نہ کیا کریں اور سب پر لازم ہے کہ مفت کی بحث اور تکرار میں عمر عزیز کو تلف نہ کیا کریں کہ یہ حجاب ہے محبوب حقیقی سے۔ اشعار:- چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خو بگذشت بر عارف جنگجو۔ گر ایں مدعی دوست بشناختے ؛ بہ پیکار دشمن نپرداختے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ فقط

مہر:- فقیر امداد اللہ چشتی و فاروقی۔

فیصلہ ہفت مسئلہ ۸۶ کلیات امدادیہ

وصیت اور اس تمام تحقیق کے بعد بھی فقیر کی یہ وصیت ہے کہ ظنیات میں اپنے علم و تحقیق پر وثوق نہ کریں سورۂ فاتحہ اھدنا الصراط المستقیم بہت خشوع سے پڑھا کریں اور ہر نماز کے بعد ربنا لاتزغ قلوبنا پڑھ کر دعا کیا کریں اور اپنے اوقات معاش و معاد کے ضروری کاموں میں خصوصاً تزکیۂ نفس و تصفیۂ باطن میں صرف کریں اور اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوصاً عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری اور باطنی کے ہیں اور ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے اور جو موافقین اور معتقد ہیں ان کو چاہئے کہ مولوی صاحب کی مجلس میں ایسے قصوں کا تذکرہ نہ کیا کریں اور اپنے جھگڑوں میں ان کو شریک نہ کیا کریں اور سب پر لازم ہے کہ مفت کی بحث اور تکرار میں عمر عزیز کو تلف نہ کیا کریں کہ یہ حجاب ہے محبوب حقیقی سے۔ اشعار:- چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خو بگذشت بر عارف جنگجو۔ گر ایں مدعی دوست بشناختے ؛ بہ پیکار دشمن نپرداختے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ فقط

مہر:- فقیر امداد اللہ چشتی و فاروقی۔

اشعار مثنوی معنوی در تمثیل اختلاف از حقیقت ناشناسی

پیل اندر خانۂ تاریک بود	عرضہ را آوردہ بودندش ہنوز
از برائے دیدنش مردم بسے	اندراں ظلمت ہمی شد ہر کسے
دیدنش با چشم چوں ممکن نہ بود	اندراں تاریکیش کف می بسود
آں یکے راکف بخرطوم او فتاد	گفت ہمچوں ناؤ دانستش نہاد
آں یکے رادست بر گوشش رسید	آں بر وچوں بادبیزن شد پدید
آں یکے راکف چو بر پایش بسود	گفت شکل پیل دیدم چوں عمود
آں یکے بر پشت او بنہاد دست	گفت خود ایں پیل چوں تختی بدست
ہمچنیں ہر یک بجزوے چوں رسید	فہم آں می کرد ہر جامی شنید
از نظر کہ گفت شاں بد مختلف	آں یکے دالش لقب داد آں الف
در کف ہر کس اگر شمعے بدے	اختلاف از گفت شاں بیروں شدے

چشم حس ہمچو کف دستش و بس

نیست کف را بر ہمہ آں دسترس

تمّ

کلیاتِ امدادیہ
یعنی دس کتابوں کا مجموعہ
جو تصوف وسلوک، تزکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق میں
بے نظیر اور اس فن کی بنیادی اور مشہور کتابیں ہیں
سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

وصیت اور اس تمام تحقیق کے بعد بھی فقیر کی یہ وصیت ہے کہ ظنیات میں اپنے علم و تحقیق پر وثوق نہ کریں سورۂ فاتحہ اھدنا الصراط المستقیم بہت خشوع سے پڑھا کریں اور ہر نماز کے بعد ربنا لا تزغ قلوبنا پڑھ کر دعا کیا کریں اور اپنے اوقات معاش و معاد کے ضروری کاموں میں خصوصاً تزکیہ نفس و تصفیۂ باطن میں صرف کریں اور اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوصاً عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمتِ عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری اور باطنی کے ہیں اور ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے اور جو موافقین اور معتقد ہیں ان کو چاہئے کہ مولوی صاحب کی مجلس میں ایسے قصوں کا تذکرہ نہ کیا کریں اور اپنے جھگڑوں میں ان کو شریک نہ کیا کریں اور سب پر لازم ہے کہ مفت کی بحث اور تکرار میں عمر عزیز کو تلف نہ کیا کریں کہ یہ حجاب ہے محبوب حقیقی سے۔ اشعار:۔ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خو بگذشت بر عارفِ جنگجو۔ گر ایں مدعی دوست بشناختے ؛ بہ پیکار دشمن نہ پرداختے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ فقط

مہر:۔ فقیر امداد اللہ چشتی و فاروقی۔

اشعار مثنوی معنوی در تمثیل اختلاف از حقیقت ناشناسی

پیل اندر خانۂ تاریک بود — عرضہ را آوردہ بودندش ہنوز
از برائے دیدنش مردم بسے — اندراں ظلمت ہمی شد ہر کسے
دیدنش با چشم چوں ممکن نبود — اندراں تاریکیش کف می بسود
آں یکے را کف بخرطوم اوفتاد — گفت ہمچوں ناودانستش نہاد
آں یکے را دست بر گوشش رسید — آں برو چوں بادبیزن شد پدید
آں یکے را کف چو بر پایش بسود — گفت شکل پیل دیدم چوں عمود
آں یکے بر پشت او بنہاد دست — گفت خود ایں پیل چوں تختی بدست
ہمچنیں ہر یک بجزوے چوں رسید — فہم آں می کرد ہر جا می شنید
از نظر گہ گفت شاں بُد مختلف — آں یکے دالش لقب داد آں الف
در کف ہر کس اگر شمعے بُدے — اختلاف از گفت شاں بیروں شدے

چشم حس ہمچو کف دستش و بس
نیست کف را بر ہمہ آں دسترس

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمدٌ رَّسُولُ اللّٰہ پر متحد کرنے کی کوشش

اولیاء اللہ کا دور سے سننے کا عقیدہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ دعویٰ علم غیب اور مشابہ شرک ہے

فیصلہ ہفت مسئلہ ۸۴ کلیات امدادیہ
خاطرِ خود را تسلی دہید ہم چنانکہ ایسی ندا صحابہ سے بکثرت روایات میں منقول ہے کما لا یخفی علی المتبحر المتسع النظر اور
اگر مخاطب کا اسماع و سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر
مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اسکو خبر پہنچ جاویگی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب
بھی جائز ہے مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی
شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر نہ مشہود ہو نہ پیغام پہنچانا مقصود ہو
نہ پیغام پہنچانیکا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو وہ ندا ممنوع ہے مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اسطرح کہ اسکو
سنانا منظور ہے اور روبرو نہیں ندا ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ انکو کسی ذریعہ سے خبر پہنچیگی یا ذریعہ متعین
کیا مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں یہ اعتقاد افتراء علی اللہ اور دعویٰ علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے مگر
بیدھڑک اسکو شرک و کفر کہدینا جرات ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس بزرگ کو خبر پہنچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک

خاطرِ خود را تسلی دہید ہم چنانکہ ایسی ندا صحابہ سے بکثرت روایات میں منقول ہے کما لا یخفی علی المتبحر المتسع النظر اور
اگر مخاطب کا اسماع و سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر
مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اسکو خبر پہنچ جاویگی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب
بھی جائز ہے مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی
شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر نہ مشہود ہو نہ پیغام پہنچانا مقصود ہو
نہ پیغام پہنچانیکا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو وہ ندا ممنوع ہے مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اسطرح کہ اسکو
سنانا منظور ہے اور روبرو نہیں ندا ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ انکو کسی ذریعہ سے خبر پہنچیگی یا ذریعہ متعین
کیا مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں یہ اعتقاد افتراء علی اللہ اور دعویٰ علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے مگر
بیدھڑک اسکو شرک و کفر کہدینا جرات ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس بزرگ کو خبر پہنچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک
نہیں مگر چونکہ امکان کو وقوع لازم نہیں اسلئے ایسی ندائے لایعنی کی اجازت نہیں ہے البتہ جو ندا نص میں وارد ہے مثلاً یا
عباد اللہ اعینونی وہ باتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے اور جو اہل خصوصیت ہیں انکا حال جدا ہے اور
حکم بھی جدا کہ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے جو خواص میں سے ہوگا خود سمجھ لیگا بیان کی حاجت نہیں یہاں
سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کا لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو منجر الی الشرک ہے ہاں اگر
وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں یہ تحقیق ہے اس مسئلہ میں اب
بعض علماء اسخیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے اس ندا سے منع کرتے ہیں انکی نیت بھی اچھی ہے انما الاعمال
بالنیات مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کرنیوالا سمجھدار ہو تو اسپر حسن ظن کیا جاوے اور محض عامی جاہل ہو تو اس سے
دریافت کیا جاوے اگر اسکے عقیدے میں کوئی خرابی ہو تو اس کی اصلاح کر دی جائے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع
کرنا مصلحت ہو تو بالکل رد کر دیا جائے لیکن ہر موقع پر اصل عمل سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا ایک بات کہ وہ بھی بہت جگہ کار
آمد ہے یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عمل فاسد میں مبتلا ہوا اور بہ قرائن قویہ سے یقین ہو کہ یہ شخص
اصل عمل کو ترک نہ کریگا تو اس موقع پر نہ تو اصل عمل کے ترک کرنے پر اسکو مجبور کرے کہ بجز فساد و عناد کوئی ثمرہ نہیں نہ
اسکو بالکل مہمل و مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت و اخوت اسلامی کیخلاف ہے بلکہ اصل عمل کی اجازت دیکر اسمیں جو
خرابی ہو اسکی اصلاح کر دے کہ اسمیں امید قبول اغلب ہے حق سبحانہ و تعالیٰ کا حکم ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ
وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ اور رسوم جاہلیت کے شیوع کیوقت جو احکام شرعیہ مقرر ہوتے ہیں انمیں غور کرنیسے اس
قاعدے کی تائید ہوتی ہے مشرب اس فقیر کا یہ ہے کہ ایسی ندا میرا معمول نہیں ہاں بعض اشعار میں ذوق شوق سے صیغہ ندا
برتا گیا ہے اور عمل درآمد وہی رکھنا چاہئیے جو اوپر تین مسئلوں میں مذکور ہوا۔

پانچواں مسئلہ جماعت ثانیہ کا

یہ مسئلہ سلف سے مختلف فیہ ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کراہت و امام ابو یوسف سے بعض شرائط کیساتھ جواز منقول ہے اور ترجیح و

خاطر خود را تسلی نمید ہم ایسی ندا صحابہ سے بکثرت روایات میں منقول ہے کما لا یخفی علی المتبحر المتسع النظر اور اگر مخاطب کا اسماع و سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اسکو خبر پہنچ جاویگی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہے مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر نہ مشہود ہو نہ پیغام پہنچانا مقصود ہو نہ پیغام پہنچانیکا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو وہ ندا ممنوع ہے مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اسطرح کہ اسکو سنانا منظور ہے اور روبرو نہیں ندا بھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ انکو کسی ذریعہ سے خبر پہنچیگی یا ذریعہ متعین کیا مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں یہ اعتقاد افترا علی اللہ اور دعوی علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے مگر بیدھڑک اسکو شرک و کفر کہدینا جرأت ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس بزرگ کو خبر پہنچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں مگر چونکہ امکان کو وقوع لازم نہیں اسلئے ایسی ندائے لایعنی کی اجازت نہیں ہے البتہ جو ندا نص میں وارد ہے مثلاً یا عباد اللہ اعینونی وہ باتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے اور جو اہل خصوصیت ہیں انکا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا کہ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے جو خواص میں سے ہوگا خود سمجھ لیگا بیان کی حاجت نہیں یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کا لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو منجر الی الشرک ہے ہاں اگر وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں یہ تحقیق ہے اس مسئلہ میں اب بعض علماء اسخیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے اس ندا سے منع کرتے ہیں انکی نیت بھی اچھی ہے انما الاعمال بالنیات مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کرنیوالا سمجھدار ہو تو اسپر حسن ظن کیا جاوے اور محض عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جاوے اگر اسکے عقیدے میں کوئی خرابی ہو تو اس کی اصلاح کر دی جائے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو تو بالکل روک دیا جائے لیکن ہر موقع پر اصل عمل سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا ایک بات کہ وہ بھی بہت جگہ کار آمد ہے یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عمل فاسد میں مبتلا ہوا اور بہ قرائن قویہ سے یقین ہو کہ یہ شخص اصل عمل کو ترک نہ کریگا تو اس موقع پر نہ تو اصل عمل کے ترک کرنے پر اسکو مجبور کرے کہ بجز فساد و عناد کوئی ثمرہ نہیں نہ اسکو بالکل مہمل و مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت و اخوت اسلامی کیخلاف ہے بلکہ اصل عمل کی اجازت دیکر اسمیں جو خرابی ہو اسکی اصلاح کر دے کہ اسمیں امید قبول اغلب ہے حق سبحانہ و تعالیٰ کا حکم ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ اور رسوم جاہلیت کے شیوع کیوقت جو احکام شرعیہ مقرر ہوتے ہیں انمیں غور کرنیسے اس قاعدے کی تائید ہوتی ہے مشرب اس فقیر کا یہ ہے کہ ایسی ندا میرا معمول نہیں ہاں بعض اشعار میں ذوق شوق سے صیغہ ندا برتا گیا ہے اور عذر آمد وہی رکھنا چاہیئے جو اوپر تین مسئلوں میں مذکور ہوا۔

پانچواں مسئلہ جماعت ثانیہ کا

یہ مسئلہ سلف سے مختلف فیہ ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کراہت و امام ابو یوسف سے بعض شرائط کیساتھ جواز منقول ہے اور ترجیح و

کلیاتِ امدادیہ
یعنی دس کتابوں کا مجموعہ
جو تصوف و سلوک، تزکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق میں
بے نظیر اور اس فن کی بنیادی اور مشہور کتابیں ہیں
سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمدُ رَّسُولُ اللّٰہ پر متحد کرنے کی کوشش

اوراپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہیں قیامت تک اُن کا فیض جاری رکھے۔

اللھم اغفر لنا ولوالدینا ولاستاذنا والمشائخنا ولاحبابنا ولجمیع المومنین والمؤمنات الاحیاء منھم والاموات برحمتك ویا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

نیز جو شخص مجھ سے محبت وعقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو (جو کمالات ظاہر و باطنی کے جامع ہیں) میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے۔ اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ ہیں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں۔ اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے سامنے حاصل کرے انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ اور معرفت کی تمام نعمتوں

ؔ گناہوں کا حساب ۱۲ ؔ شہید ۱۲ ؔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ پہلے میں نے تم کو قبروں پر جانے سے روکا لیکن اب اجازت دیتا ہوں کیونکہ قبروں پر جانے سے آخرت اور موت یاد آتی ہے۔ ۱۲

اچھے مصرف میں خرچ کرے تاکہ وہ روپیہ نقصان نہ پہونچا سکے اور کسی چیز سے قلبی تعلق نہ رکھے اور ہستی نیستی کو برابر سمجھے اور فقیروں کے کپڑوں کو پسند کرے اور جس قدر کپڑا اور کھانا میسر ہو اس پر قناعت کرے اور ایثار کی عادت ڈالے اور پیاس اور بھوک (جو خدا کا کھانا ہے) کو دوست رکھے اور ہنسے کم اور روئے زائد۔ اور خدا کے عذاب اور اس کی بے نیازی سے ڈرتا رہے اور موت کو جو غیر خدا کی فنا کرنے والی ہے ہمیشہ مد نظر رکھے اور جدائی کی جگہ یعنی جہنم سے پناہ مانگے اور وصل کی جگہ یعنی جنت کی آرزو کرے اور دن کا حساب مغرب کے بعد اور رات کا حسابؔ فجر کی نماز کے بعد کرے۔

اور اچھائیوں پر خدا کا شکر ادا کرے اور برائیوں پر صدق دل سے توبہ کرے اور استغفار کرے اور سچ بولنا اور حلال چیز کھانا اپنے اوپر لازم کرے اور بیہودہ اور کھیل کود کی مجلس میں نہ شریک ہو اور جہالت کی رسموں سے بچے اور دوستی اور دشمنی اور خوشی اور غصہ محض خدا کے لئے کرے۔

بخیل اور لالچی نہ ہو اور شرم کرنیوالا اور کم بولنے والا اور بے رنج اور صلح جو ہو اور خدا کی اطاعت کرنے والا اور نیکوکار اور باوقار اور یہی خوش خلقی اور نیکی کی دلیل ہے اور چاہئے کہ غرور نہ کرے اور اپنے کو اچھا نہ سمجھے اور اولیا اور مشائخ کی قبروںؔ کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فرصت کے وقت ان کی قبروں پر آکر روحانیت سے ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی حقیقت کو مرشد کی صورت میں خیال کر کے فیض حاصل کرے اور کبھی کبھی عام مسلمانوں کی قبروں پر جاکر اپنی موت کو یاد کیا کرے اور ان پر ایصال ثواب کرے اور مرشد کے حکم اور ادب کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور ادب کی جگہ سمجھے کیونکہ مرشدین خدا اور رسول کے نائب ہیں۔

نیز جو شخص مجھ سے محبت وعقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو (جو کمالات ظاہر و باطنی کے جامع ہیں) میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے۔ اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ ہیں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں۔ اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے سامنے حاصل کرے انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ اور معرفت کی تمام نعمتوں

ؔ گناہوں کا حساب ۱۲ ؔ شہید ۱۲ ؔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ پہلے میں نے تم کو قبروں پر جانے سے روکا لیکن اب اجازت دیتا ہوں کیونکہ قبروں پر جانے سے آخرت اور موت یاد آتی ہے۔ ۱۲

ضیاء القلوب ۷۳ کلیات امدادیہ

اوراپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہیں قیامت تک اُن کا فیض جاری رکھے۔

اللھم اغفر لنا ولوالدینا ولاستاذنا والمشائخنا ولاحبابنا ولجمیع المومنین والمؤمنات الاحیاء منھم والاموات برحمتك ویا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

کلیاتِ امدادیہ

یعنی دس کتابوں کا مجموعہ

جو تصوف وسلوک، تذکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق میں بے نظیر اور اس فن کی بنیادی اور مشہور کتابیں ہیں

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

دار الاشاعت

اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہیں قیامت تک اُن کا فیض جاری رکھے۔

اللّٰھم[۱] اغفر لنا ولوالدینا ولاستاذنا والمشائخنا ولاحبابنا وجمیع المومنین والمؤمنات الاحیاء منھم والاموات برحمتك ویا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلوں کی کیفیت

سلسلۂ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان

جاننا چاہیئے کہ حقیر فقیر ننگ خاندان بزرگان طریقت کا نام بدنام کرنے والا رو سیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ کو حضور فیض گنجور قطب دوراں پیشوائے عارفاں نور الاسلام حضرت مولانا و مرشدنا و ہادینا میاں جیو شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس اللہ سرہٗ سے نسبت بیعت اور تعلق صحبت و اجازت اور خرقہ حاصل ہے اور ان کو شیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی سے اور ان کو حضرت عبدالباری اور ان کو شاہ عبدالہادی امروہی اور ان کو شاہ عضد الدین اور ان کو شاہ محمد مکی اور ان کو شاہ محمدی اور ان کو شاہ محب اللہ الہ آبادی اور ان کو شیخ ابوسعید گنگوہی اور ان کو شیخ نظام الدین بلخی اور ان کو شیخ جلال الدین تھانیسری اور ان کو قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی اور ان کو شیخ محمد عارف ردولوی اور ان کو شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی اور ان کو شیخ شرف الدین ترک پانی پتی اور ان کو مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابرؒ اور ان کو شیخ فرید الدین گنج شکر مسعود اجودھنی اور ان کو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور ان کو خواجہ معین الدین حسن سنجری اور ان کو خواجہ عثمان ہارونی اور ان کو خواجہ حاجی شریف زندنی اور ان کو خواجہ مودود چشتی اور ان کو خواجہ ابویوسف چشتی اور ان کو خواجہ ابی احمد ابدال چشتی اور ان کو خواجہ ابواسحاق شامی اور ان کو خواجہ ممشاد علو دینوری اور ان کو خواجہ امین الدین ابوہبیرہ بصری اور ان کو خواجہ حذیفہ

[۱] اے خدا بخشدے ہم کو اور ہمارے والدین کو استادوں کو مشائخ دوستوں اور تمام زندہ اور مردہ مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں میں زائد رحم کرنے والے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید انصاری

کلیاتِ امدادیہ
یعنی دس کتابوں کا مجموعہ
جو تصوف وسلوک، تزکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق میں
بے نظیر اور اس فن کی بنیادی اور مشہور کتابیں ہیں
سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمدُ رَّسُولُ اللّٰہ پر متحد کرنے کی کوشش

کتاب کی جان اور خلاصہ جو چیز تھی اس کی وضاحت سے منہ موڑلیا اور چلتا بنا اللہ تعالیٰ ہدایت اسے دیتا ہے جس کی نیت بھی ہو

۱۰۱ اور بحمدہ تبارک و تعالیٰ یہ فقیر بے توقیر بھی "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے موضوعات کی توضیح و تشریح عبارات سے آج مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز شنبہ فارغ ہوا۔ والحمد للہ رب العلمین۔ ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا۔ اُسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا۔ اور اُس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ بہ۔

توضیحات وتنقیحات

فیصلہ ہفت مسئلہ

شیخ المشائخ حضرت شاہ امداد اللہ صاحب
مہاجر مکی قدس سرہٗ

از
مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی مارہروی

فرید بک سٹال ۴۰ اردو بازار ـ لاہور پاکستان

بزرگانِ دین، یا رسول اللہ یا علی یا غوث کہنا، مزارات پر چادر چڑھانا، غلاف ڈالنا اور روشنی وغیرہ میں بحثیں کرتے ہیں۔ اور اُن میں جو غیر مقلد ہیں، (جو کل تک اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہتے تھے اور آج سوادِ اعظم اہلسنّت بنتے اور مسلمانوں کو چھلتے ہیں) وہ مقتدی کے فاتحہ نہ پڑھنے، آمین بالجہر نہ کہنے، رفع یدین نہ کرنے، وتر کی تین، اور تراویح کی بیس رکعتیں ہونے اور ایسے ہی دوسرے امور میں چھیڑ کرتے ہیں۔ اور بھولے بھالے مسلمان، اُن کے دھوکے میں آکر ان امور میں ان سے بحث کرنے لگتے ہیں۔ یہ ناواقف وہ عیار۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ گمراہی بڑھے گی۔

بھائیو! جو لوگ اللہ و رسول کی عزت پر حملے کر رہے ہیں ان کو کسی فرعی فقہی جزئی مسئلے میں بحث کا کیا حق۔ یہاں تو ایک ہی بات اُن کے جواب کو کافی ہے۔ اور ایک اپنے سمجھنے کو۔ اوّل یہ کہ تم لوگ پہلے اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ایمان تو ٹھیک کرلو۔ دوم یہ کہ ان مسائل میں مخالف وہ لوگ ہیں جن کے اللہ و رسول پر وہ کچھ حملے ہیں۔ پھر اُن کی بات کا کیا اعتبار۔ اور تمہیں اُن سے اور اُن کے ساتھ بحث و مباحثہ سے کیا سروکار۔ تمہیں تو وہ کرنا ہے جو دونوں جہاں کے ہادی و رہبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ تم اُن سے دور رہو۔ انہیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ ۱۲ محمد خلیل عفی عنہ

۱۰۱ اور بحمدہ تبارک و تعالیٰ یہ فقیر بے توقیر بھی "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے موضوعات کی توضیح و تشریح عبارات سے آج مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز شنبہ فارغ ہوا۔ والحمد للہ رب العلمین۔ ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا۔ اُسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا۔ اور اُس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ بہ۔

"فیصلہ ہفت مسئلہ" کی تہذیب و تذہیب کے بعد فقیر کا ارادہ تھا کہ برادرانِ اہلسنّت وجماعت کی رہنمائی کے لیے، "اساطینِ دین وملت، مقتدایانِ مذہب اہلسنّت

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمدُ رَّسُولُ اللہ پر متحد کرنے کی کوشش

صفحہ نمبر 71

نصیحت اور وصیت آمیز کلمے
حق کے طالب کو پہلے فرقہ ناجیہ کے عقائد کی تصحیح کے لئے ضروری مسائل سیکھنا چاہیے کتاب اور سنت اور آثار صحابہ کی پیروی کرنا چاہیے اس کے بعد نفس کی پاکی اور اس کے غیر خدا سے خالی کرنے کی طرف متوجہ
؎ لیکن اگر ابر ہو تو مغرب کی نماز کے بعد احتیاطاً روزہ کھولنا افضل ہے ۱۲ شہید

نیز جو شخص مجھ سے محبت وعقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو (جو کمالات ظاہر و باطنی کے جامع ہیں) میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے۔ اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں۔ اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے سامنے حاصل کرے انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ اور معرفت کی تمام نعمتوں

صفحہ نمبر 72

ضیاء القلوب ۷۳ کلیات امدادیہ

اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قیامت تک اُن کا فیض جاری رکھے۔

وصیت کے عنوان پر اتحاد کا مسئلہ تھا جو شیاطین کو پسند نہیں

؎۱۰۱ اور بحمدہ تبارک وتعالیٰ یہ فقیر بے توقیر بھی "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے موضوعات کی توضیح وتشریح عبارات سے آج مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز شنبہ فارغ ہوا۔ والحمد للہ رب العلمین۔ ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا۔ اُسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا۔ اور اُس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ بہ۔

توضیحات وتشریحات

فیصلہ ہفت مسئلہ

فرید بک سٹال

۳۱۱

بزرگانِ دین، یا رسول اللہ یا علی یا غوث کہنا، مزارات پر چادر چڑھانا، غلاف ڈالنا اور روشنی وغیرہ میں بحثیں کرتے ہیں۔ اور اُن میں جو غیر مقلد ہیں۔ (جو کل تک اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے تھے اور آج سوادِ اعظم اہلسنّت بنتے اور مسلمانوں کو چھلتے ہیں) وہ مقتدی کے فاتحہ نہ پڑھنے، آمین بالجہر نہ کہنے، رفعِ یدین نہ کرنے، وتر کی تین، اور تراویح کی بیس رکعتیں ہونے اور ایسے ہی دوسرے امور میں چھیڑ کرتے ہیں۔ اور بھولے بھالے مسلمان، اُن کے دھوکے میں آکر ان امور میں ان سے بحث کرنے لگتے ہیں۔ یہ ناواقف وہ عیار۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ گمراہی بڑھے گی۔

بھائیو! جو لوگ اللہ و رسول کی عزت پر حملے کر رہے ہیں ان کو کسی فرعی فقہی جزئی مسئلے میں بحث کا کیا حق۔ یہاں تو ایک ہی بات اُن کے جواب کو کافی ہے۔ اور ایک اپنے سمجھنے کو۔ اوّل یہ کہ تم لوگ پہلے اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ایمان تو ٹھیک کرلو۔ دوم یہ کہ ان مسائل میں مخالف وہ لوگ ہیں جن کے اللہ و رسول پر وہ کچھ حملے ہیں۔ پھر اُن کی بات کا کیا اعتبار۔ اور تمہیں اُن سے اور اُن کے ساتھ بحث ومباحثہ سے کیا سروکار۔ تمہیں تو وہ کرنا ہے جو دونوں جہان کے ہادی ورہبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ تم اُن سے دور رہو۔ انہیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ ۱۲ محمد خلیل عفی عنہ

؎۱۰۱ اور بحمدہ تبارک وتعالیٰ یہ فقیر بے توقیر بھی "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے موضوعات کی توضیح وتشریح عبارات سے آج مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز شنبہ فارغ ہوا۔ والحمد للہ رب العلمین۔ ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا۔ اُسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا۔ اور اُس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ بہ۔

"فیصلہ ہفت مسئلہ" کی تہذیب وتذہیب کے بعد فقیر کا ارادہ تھا کہ برادرانِ اہلسنّت وجماعت کی رہنمائی کے لیے، اساطینِ دین وملت، مقتدایانِ مذہب اہلسنّت

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمدُ رَّسُولُ اللّٰہ پر متحد کرنے کی کوشش

۱۴۰۱ھ اور بحمدہ تبارک و تعالیٰ یہ فقیر بے توقیر بھی "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے موضوعات کی توضیح و تشریح عبارات سے آج مورخہ ۴ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز شنبہ فارغ ہوا۔ والحمد للہ رب العلمین۔ ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا۔ اُسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا۔ اور اُس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ بہ۔

بزرگانِ دین، یا رسول اللہ یا علی یا غوث کہنا، مزارات پر چادر چڑھانا، غلاف ڈالنا اور روشنی وغیرہ میں بحثیں کرتے ہیں۔ اور اُن میں جو غیر مقلد ہیں، (جو کل تک اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے تھے اور آج سوادِ اعظم اہلسنّت بنتے اور مسلمانوں کو چھلتے ہیں) وہ مقتدی کے فاتحہ نہ پڑھنے، آمین بالجہر نہ کہنے، رفع یدین نہ کرنے، وتر کی تین، اور تراویح کی بیس رکعتیں ہونے اور ایسے ہی دوسرے امور میں چھیڑ کرتے ہیں۔ اور بھولے بھالے مسلمان، اُن کے دھوکے میں آکر ان امور میں ان سے بحث کرنے لگتے ہیں۔ یہ ناواقف وہ عیار۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ گمراہی بڑھے گی۔

بھائیو! جو لوگ اللہ و رسول کی عزت پر حملے کر رہے ہیں ان کو کسی فرعی فقہی جزئی مسئلے میں بحث کا کیا حق۔ یہاں تو ایک ہی بات اُن کے جواب کو کافی ہے۔ اور ایک اپنے سمجھنے کو۔ اوّل یہ کہ تم لوگ پہلے اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ایمان تو ٹھیک کرلو۔ دوم یہ کہ ان مسائل میں مخالف وہ لوگ ہیں جن کے اللہ و رسول پر وہ کچھ حملے ہیں۔ پھر اُن کی بات کا کیا اعتبار۔ اور تمہیں اُن سے اور اُن کے ساتھ بحث و مباحثہ سے کیا سروکار۔ تمہیں تو وہ کرنا ہے جو دونوں جہاں کے ہادی و رہبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔ تم اُن سے دور رہو۔ انہیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ — محمد خلیل عفی عنہ

۱۴۰۱ھ اور بحمدہ تبارک و تعالیٰ یہ فقیر بے توقیر بھی "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے موضوعات کی توضیح و تشریح عبارات سے آج مورخہ ۴ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز شنبہ فارغ ہوا۔ والحمد للہ رب العلمین۔ ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا۔ اُسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا۔ اور اُس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ بہ۔

"فیصلہ ہفت مسئلہ" کی تہذیب و تذہیب کے بعد فقیر کا ارادہ تھا کہ برادرانِ اہلسنّت و جماعت کی رہنمائی کے لیے، اساطینِ دین و ملت، مقتدایانِ مذہب اہلسنّت

بزرگانِ دین، یارسول اللہ یا علی یا غوث کہنا، مزارات پر چادر چڑھانا، غلاف ڈالنا اور روشنی وغیرہ میں بحثیں کرتے ہیں۔ اور اُن میں جو غیر مقلد ہیں، جو کل تک اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے تھے اور آج سوادِ اعظم اہلسنّت بنتے اور مسلمانوں کو چھلتے ہیں، وہ مقتدی کے فاتحہ نہ پڑھنے، آمین بالجہر نہ کہنے، رفیع یدین نہ کرنے، وتر کی تین اور تراویح کی بیس رکعتیں ہونے اور ایسے ہی دوسرے امور میں چھیڑ کرتے ہیں۔ اور بھولے بھالے مسلمان، اُن کے دھوکے میں آکر ان امور میں ان سے بحث کرنے لگتے ہیں۔ یہ ناواقف وہ عیار۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ گمراہی بڑھے گی۔

بھائیو! جو لوگ اللہ و رسول کی عزت پر حملے کر رہے ہیں ان کو کسی فرعی فقہی جزئی مسئلے میں بحث کا کیا حق۔ یہاں تو ایک ہی بات اُن کے جواب کو کافی ہے۔ اور ایک اپنے بچنے کو۔ اوّل یہ کہ تم لوگ پہلے اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ایمان تو ٹھیک کرلو۔ دوم یہ کہ ان مسائل میں مخالف وہ لوگ ہیں جن کے اللہ و رسول پر وہ کچھ حملے ہیں۔ پھر اُن کی بات کا کیا اعتبار۔ اور تمہیں اُن سے اور اُن کے ساتھ بحث و مباحثہ سے کیا سروکار۔ تمہیں تو وہ کرنا ہے جو دونوں جہاں کے ہادی و رہبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ تم اُن سے دور رہو۔ انہیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ ملا محمد خلیل عفی عنہ

سلنہ اور بحمدہ تبارک و تعالیٰ یہ فقیر بے توقیر بھی "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے موضوعات کی توضیح، تشریح عبارات سے آج مورخہ ۴ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز شنبہ فارغ ہوا۔ والحمد للہ رب العلمین۔ ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا۔ اُسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا۔ اور اُس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ ہے۔

"فیصلہ ہفت مسئلہ" کی تہذیب و تذہیب کے بعد فقیر کا ارادہ تھا کہ برادرانِ اہلسنّت وجماعت کی رہنمائی کے لیے، اساطینِ دین و ملت، مقتدایانِ مذہب اہلسنّت

رسالۂ ہدایت قبالہ

فیصلۂ ہفت مسئلہ

شیخ المشائخ حضرت شاہ امداد اللہ صاحب

مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ

مع

توضیحات و تشریحات

از

مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی مارہری

مہتمم و صدر المدرسین دار العلوم احسن البرکات (ٹرسٹ)

حیدر آباد (سندھ) پاکستان

فرید بک سٹال

۳۸ اردو بازار

لاہور — ۲

توضیحات و تشریحات
فیصلۂ ہفت مسئلہ
شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب
مہاجر مکی قدس سرہ
از
مفتی محمد خلیل خاں برکاتی مارہروی
فرید بک سٹال ۰ ۳۸ اردو بازار - لاہور پاکستان

پہلے ہمیشہ باوضو رہے اور جس وقت ٹوٹ جائے فوراً کرے کیونکہ اس سے انشراح طبیعت اور قلب کی نورانیت بڑھتی ہے۔
دوسرے ہمیشہ روزہ رکھنا اور نماز مغرب[1] کے پہلے افطار کرے اور عشاء کی نماز کے بعد کھانا کھانا اگر اس سے پریشان ہو جاتا ہو تو مغرب اور عشاء کے درمیان میں بھی کھا سکتا ہے۔
تیسرے کھانا کم کر دینا کہ معدہ کا تہائی خالی رہے اور اگر قدرت ہو تو اس سے بھی کم کر دے اور اسقدر کم نہ کرے کہ ضعف کیوجہ سے انشراح اور خوشی تشریف لے جائے اور عبادت کا لطف جاتا رہے غرض کھانا کم کھانے سے قلب کی رقت اور دل کی صفائی اور قوت ملکیہ زائد ہوتی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے بھوک اللہ کا کھانا ہے چوتھے سوائے خدا کے ذکر کے زبان سے کچھ نہ نکالے تو سالک کو خلوت میں کسی سے گفتگو نہ کرنی چاہئے ہاں اگر کوئی شرعی ضرورت پیش آئے تو بقدر ضرورت ملازم سے گفتگو کرے بلکہ سوائے ملازم کے کسی کو خلوت میں آنے بھی نہ دے کیونکہ خاموشی سے حکمت حاصل ہوتی ہے اور بیکار گفتگو کرنے سے ذکر کرنے کا نور ضائع ہو جاتا ہے۔
پانچویں ہمیشہ ذکر اور مراقبہ کرنا اور انا جلیس من ذکرنی کا تصور کرنا ہے اس طرح کہ غفلت نہ آنے پائے اور خلوت کی اصلی غرض بھی یہی ہے۔
چھٹے خطرات کا دور کرنا اور حدیث نفس کو دفع کرنا ہے تو غیر خدا کے خواہ اچھا ہو یا برا خیال کے روکنے کی کوشش کرے کیونکہ حدیث نفس کا آجانا ذکر سے روکتا اور قلب کو تاریک اور خلوت کے فائدہ کو ضائع کر دیتا ہے ساتویں دل کا شیخ سے ربط رکھنا اس خیال سے کہ اس سے مدد حاصل کرے اور اس اعتقاد سے کہ شیخ خدا کا مظہر ہے خدا نے فیض پہنچانیکے لئے میرے اوپر اسکو متعین کیا ہے اور شیخ ہی کے ذریعہ سے خدا تک رسائی ہو سکتی ہے تو ہمیشہ محبت اور انقیاد سے شیخ کی طرف متوجہ رہے یہاں تک کہ فیض کا دروازہ اس پر کھل جائے اور اپنے دل میں شیخ کی نسبت کوئی اعتراض نہ لائے کیونکہ اس سے خدا تک رسائی رکجاتی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور

نصیحت اور وصیت آمیز کلمے

حق کے طالب کو پہلے فرقہ ناجیہ کے عقائد کی تصحیح کے لئے ضروری مسائل سیکھنا چاہئے کتاب اور سنت اور آثار صحابہ کی پیروی کرنا چاہئے اس کے بعد نفس کی پاکی اور اس کے غیر خدا سے خالی کرنے کی طرف متوجہ

[1] لیکن اگر ابر ہو تو مغرب کی نماز کے بعد احتیاطاً روزہ کھولنا افضل ہے ۱۲ شہید

ہونا چاہئے چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ رباعی

خواہی[1] کہ شود دل تو چوں آئینہ ∴ دہ چیز بروں کن از درون سینہ

حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ∴ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

اس کے بعد قلب کو صاف کرنا اور جلا دینا (جس سے مراد اچھی عادتیں اختیار کرنا ہے) چاہئے چنانچہ اس دوسری رباعی میں اس طرف اشارہ ہے۔ رباعی

خواہی[2] کہ شوی بمنزل قرب مقیم ∴ نہ چیز بہ نفس خویش فرما تعلیم

صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ∴ تفویض و توکل و رضا و تسلیم

فائدہ سالک کو چاہئے کہ شرع کے احکام کا مضبوطی سے پابند ہو اور اس کے ممنوعات سے پرہیز کرے اور پرہیزگاری اور خوف خدا اپنا طریقہ کرے اور تمام حالتوں میں سنتوں کا خیال کرے اور ان چیزوں سے جن کو خدا نے منع کیا ہے اور مشتبہ چیزوں سے بچے اور اگر کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرے اور استغفار اور اچھی باتوں سے اس کا تدارک کرے اور دوسرے وقت پر نہ اٹھا رکھے اور باجماعت مسجد میں نماز پڑھے اور جو وقت فرائض اور واجبات اور سنتوں کے پورا کرنے سے بچے اسے باطنی اشغال میں صرف کرے اور اوراد و نوافل کے زیادہ کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ باطنی اشغال کو اپنے اوپر فرض سمجھے اور کبھی غافل نہ ہو جب ان میں لطف اور مزا پائے خدا کا شکر ادا کرے اور تھوڑے لطف کو زائد سمجھے اور ہر کام خدا کی رضامندی کے لئے کشف و کرامات میں لطف نہ حاصل کرے بلکہ اس سے بیزار ہو اور بسط کی حالت میں شکر ادا کرے اور شرع کی حدوں کا خیال رکھے اور جب انقباض ہو مایوس اور پریشان نہ ہو جائے اپنے کام میں مصروف رہے اور اپنی غلطی تسلیم کرے اور تمام عبادتوں میں اپنے کو قاصر خیال کرے اور باطنی حالتوں کو کسی جاہل کے سامنے نہ بیان کرے اور غیر محرم سے بھی نہ کہے۔ اور محرم سے بھی تنہائی اور علیحدگی میں کہے اور اوقات کی پابندی کرے اور غیر مستقل مزاجی سے علیحدہ رہے اور دل سے دنیا اور تمام دنیا کی چیزوں کی محبت چھوڑ دے ورنہ ایک ہزار برس تک بھی عبادت کرنا فائدہ نہ دے گا۔

---

[1] اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا قلب آئینہ کی طرح صاف اور روشن ہو جائے تو یہ دس خبیث عادتیں اپنے سینہ سے نکال ڈالو لالچ[1] آرزو[2] غصب[3] جھوٹ[4] غیبت[5] کرنا کنجوسی[6] حسد[7] ریا[8] کبر[9] کینہ[10] ۱۲ تشبید [2] اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی قربت حاصل کرو۔۔۔ تو اپنے نفس کو نو چیزوں کی تعلیم دو صبر کرنے شکر کرنے قناعت کرنے اور خدا پر یقین کرنے اور اپنے کو اس کے سپرد کر دینے اور حوالہ اختیار کر دینے اور اسکی رضامندی پر راضی ہونے اور اس پر بھروسہ کرنے کی ۱۲ تشبید

دل ایک آئینہ ہے اس میں غیر اللہ کو نہ دیکھے اور مرتبہ اور عزت کی خواہش کرنا اپنے کو گمراہ کرنا ہے اس سے پناہ مانگے اور وقت کو غنیمت سمجھے اور غفلت اور بیکاری میں ضائع نہ کرے کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں اور مردانہ وار کام کرے اور خوشی و غم کو بالائے طاق رکھے اس واسطے کہ یہ ایک حجاب ہے اور جو شخص سنت رسولؐ کا پابند اور ہم جنس نہ ہو اس کی صحبت میں شریک نہ ہو اگر چہ اس شخص سے کرامتیں اور خرق عادات ظاہر ہوں اور وہ آسمان پر بھی اڑے اور لوگوں سے بقدر ضرورت ملے اور اچھے بُرے سے خوش اخلاقی سے پیش آئے اور لوگوں سے عاجزی اور انکساری کا برتاؤ کرے اور خاکساری اور نیستی کو اپنا طریقہ بناوے اور کسی پر اعتراض نہ کرے اور گفتگو نرمی سے کرے اور خاموشی اور خلوت پسند ہو اور اطمینان سے اپنے کاموں میں مشغول رہے اور پریشان نہ ہو اور جو باتیں پیش آئیں ان کو خدا کی طرف سے سمجھے اور ہمیشہ دل کی حفاظت کرے تاکہ غیر خدا کا خیال نہ آنے پائے اور دینی باتوں میں لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور ہر کام کو خالص نیت سے سرانجام دے اور کھانے پینے میں اعتدال مدنظر رکھے نہ اس قدر کھائے کہ کاہل ہو جائے اور نہ اتنا کم کہ ضعف کی وجہ سے عبادت نہ کر سکے اسیطرح ہر کام میں افراط و تفریط سے پرہیز کرے اور اگر نفس کی خواہش پوری کرے تو اس سے کام بھی لے اور بہتر تو کما کر کھانا ہے اور اگر توکل کرے تو یہ بھی اچھا ہے لیکن کسی سے طمع نہ کرے اور دل کو غیر خدا کے تعلق سے علیحدہ رکھے اور کسی سے امید و خوف نہ رکھے اور غیر خدا سے محبت نہ کرے اور حق کی جستجو میں پریشان اور بے آرام رہے اور ہر جگہ خدا کے ساتھ رہے اور تھوڑی اور زائد نعمت کا شکر ادا کرے اور تنگدستی اور فاقہ اور روپیہ کی کمی سے پریشان نہ ہو جائے بلکہ اس میں اپنی عزت اور فخر خیال کرے[1] اور خدا کا شکر ادا کرے کہ اس نے اولیاء اور انبیاؑ کا مرتبہ مجھ کو عنایت فرمایا اور اپنے متعلقین سے مہربانی اور نرمی سے پیش آئے اور ان کی غلطیوں سے درگذر کرے اور ان کے عذر قبول کرے اور لوگوں کی غیبت[2] سے بچے اور لوگوں کا عیب چھپائے اور اپنے عیبوں پر غور کرے اور سب مسلمانوں کو اپنے سے بہتر سمجھے اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اگرچہ حق بجانب ہو اور مسافر پروری اور مہمانوازی اپنی عادت کرے اور غریب اور مسکین لوگوں کی صحبت پسند کرے اور علماء[3] اور صلحاء کی خدمت میں اپنی عزت اور فخر خیال کرے اور جو کچھ اپنے پاس ہو اس کو

---

[1] آنحضرت صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے الفقر فخری یعنی فقیری پر مجھ کو فخر ہے ۱۲ شہید [2] قرآن شریف میں اس کی سخت ممانعت ہے اور فرمایا گیا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا غیبت کرنا، اور اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا برابر ہے ۱۲ شہید [3] حدیث میں ہے تم پر علماء کی صحبت میں بیٹھنا ضروری ہے کیونکہ جس طرح مردہ زمین پانی سے سیراب و شاداب ہو جاتی ہے اسیطرح مردہ دل حکمت کے نور سے زندہ ہو جاتے ہیں ۱۲ شہید

اچھے مصرف میں خرچ کرے تاکہ وہ روپیہ نقصان نہ پہونچا سکے اور کسی چیز سے قلبی تعلق نہ رکھے اور ہستی نیستی کو برابر سمجھے اور فقیروں کے کپڑوں کو پسند کرے اور جس قدر کپڑا اور کھانا میسر ہو اس پر قناعت کرے اور ایثار کی عادت ڈالے اور پیاس اور بھوک (جو خدا کا کھانا ہے) کو دوست رکھے اور ہنسے کم اور روئے زائد۔ اور خدا کے عذاب اور اس کی بے نیازی سے ڈرتا رہے اور موت کو جو غیر خدا کی فنا کرنے والی ہے ہمیشہ مدنظر رکھے اور جدائی کی جگہ یعنی جہنم سے پناہ مانگے اور وصل کی جگہ یعنی جنت کی آرزو کرے اور دن کا حساب مغرب کے بعد اور رات کا حساب[1] فجر کی نماز کے بعد کرے۔

اور اچھائیوں پر خدا کا شکر ادا کرے اور برائیوں پر صدق دل سے توبہ کرے اور استغفار کرے اور سچ بولنا اور حلال چیز کھانا اپنے اوپر لازم کرے اور بیہودہ اور کھیل کود کی مجلس میں نہ شریک ہو اور جہالت کی رسموں سے بچے اور دوستی اور دشمنی اور خوشی اور غصہ محض خدا کے لئے کرے۔

بخیل اور لالچی نہ ہو اور شرم کرنیوالا اور کم بولنے والا اور بے رنج اور صلح جو ہو اور خدا کی اطاعت کرنے والا اور نیکوکار اور باوقار اور یہی خوش خلقی اور نیکی کی دلیل ہے اور چاہئے کہ غرور نہ کرے اور اپنے کو اچھا نہ سمجھے اور اولیا اور مشائخ کی قبروں[2] کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فرصت کے وقت ان کی قبروں پر آکر روحانیت سے ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی حقیقت کو مرشد کی صورت میں خیال کر کے فیض حاصل کرے اور کبھی کبھی عام مسلمانوں کی قبروں پر جاکر اپنی موت کو یاد کیا کرے اور ان پر ایصال ثواب کرے اور مرشد کے حکم اور ادب کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور ادب کی جگہ سمجھے کیونکہ مرشدین خدا اور رسول کے نائب ہیں۔

نیز جو شخص مجھ سے محبت و عقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو (جو کمالات ظاہر و باطنی کے جامع ہیں) میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے۔ اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں۔ اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے سامنے حاصل کرے انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ اور معرفت کی تمام نعمتوں

[1] گناہوں کا حساب ۱۲ شبیر علی [2] کیونکہ حدیث میں ہے کہ پہلے میں نے تم کو قبروں پر جانے سے روکا لیکن اب اجازت دیتا ہوں کیونکہ قبروں پر جانے سے آخرت اور موت یاد آتی ہے۔ ۱۲

اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قیامت تک اُن کا فیض جاری رکھے۔

اللّٰھم[1] اغفر لنا ولوالدینا ولاستاذنا ولمشائخنا ولاحبابنا ولجمیع المومنین والمؤمنات الاحیاء منھم والاموات برحمتک ویا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلوں کی کیفیت

سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان

جاننا چاہیئے کہ حقیر فقیر ننگ خاندان بزرگان طریقت کا نام بدنام کرنے والا رو سیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ کو حضور فیض گنجور قطب دوراں پیشوائے عارفاں نور الاسلام حضرت مولانا و مرشدنا وہادینا میاں جیو شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس اللہ سرہٗ سے نسبت بیعت اور تعلق صحبت و اجازت اور خرقہ حاصل ہے اور ان کو شیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی سے اور ان کو حضرت عبدالباری اور ان کو شاہ عبدالہادی امروہی اور ان کو شاہ عضدالدین اور ان کو شاہ محمد مکی اور ان کو شاہ محمدی اور ان کو شاہ محب اللہ الہ آبادی اور ان کو شیخ ابوسعید گنگوہی اور ان کو شیخ نظام الدین بلخی اور ان کو شیخ جلال الدین تھانیسری اور ان کو قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی اور ان کو شیخ محمد عارف ردولوی اور ان کو شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی اور ان کو شیخ شرف الدین ترک پانی پتی اور ان کو مخدوم علاؤالدین علی احمد صابرؒ اور ان کو شیخ فریدالدین گنج شکر مسعود اجودھنی اور ان کو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور ان کو خواجہ معین الدین حسن سنجری اور ان کو خواجہ عثمان ہارونی اور ان کو خواجہ حاجی شریف زندنی اور ان کو خواجہ مودود چشتی اور ان کو خواجہ ابویوسف چشتی اور ان کو خواجہ ابی احمد ابدال چشتی اور ان کو خواجہ ابواسحاق شامی اور ان کو خواجہ ممشاد علو دینوری اور ان کو خواجہ امین الدین ابوہبیرہ بصری اور ان کو خواجہ حذیفہ

[1] اے خدا بخشدے ہم کو اور ہمارے والدین کو استادوں کو مشائخ دوستوں اور تمام زندہ اور مردہ مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں میں زائد رحم کرنے والے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید انصاری۔

کلیاتِ امدادیہ
یعنی دس کتابوں کا مجموعہ
جو تصوف وسلوک، تذکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق میں
بے نظیر اور اس فن کی بنیادی اور مشہور کتابیں ہیں
سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

یہاں تک اتحاد کی بات تھی بقیہ کام
جاری ہے
ان شاءاللہ تعالٰی بہت جلد اپ کی
خدمت میں
پیش کی جائے گی۔۔۔۔
فائل پر مکمل ویڈیو کے لئے ہمارے یو
ٹیوب چینل
Molana Muhammad
Abubakar
پر ملاحظہ فرمائیں

https://youtube.com/c/MolanaMuhammadAbubakar